سلفی“ وہابیت” اور اباضی“وہابیت” میں فرق

الفروقات بين "الوهابية" الإباضية وبين"الوهابية" السَّلَفية

[urdu - اردو - أردو]

محمد صالح المنجد

ترجمہ:اسلام سوال وجواب ویب سائٹ

تنسیق: اسلام ہاؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2014 - 1435

سلفی" وہابیت" اور اباضی"وہابیت" میں فرق

سوال: میں نے بہت سارے علماء اور دعاۃ سے مختلف مقامات پر وہابیت کے متعلق بات کرتے سنا ہے اور انہوں نے اس کا دفاع کیا ہے، اور اس بات کی وضاحت کی ہے کہ یہ کسی تحریک یا فرقے کا نام نہیں، بلکہ یہ صرف سلف صالحین کی فہم کے مطابق کتاب و سنت کی اتباع اور شرک کے تمام مظاہر سے دوری اختیار کرنے کی تجدید ہے ،اور ان میں سے کسی ایک -خاص کر مشہور علماء- نے یہ نہیں کہا کہ ایک فرقہ ایسا بھی ہے جسے "وہابیت" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اور یہ گمراہ فرقہ تھا جو شمالی افریقہ میں پروان چڑھا، جس کی بنا پر معاملہ ایک دوسرے سے گڈ مڈ ہو جاتا ہے، اور اسی وجہ سے جزیرہ عرب سے باہر کے بعض علماء جزیرہ عرب میں پروان چڑھنے والی جماعت (وہابیت) کا انکار کرتے ہیں، اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ (سلفی وہابیت) اسی (اباضی وہابیت) کی شاخ ہے کیونکہ یہ نام شیخ محمد

بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت سے جُڑا ہوا ہے۔اس لئے کیا ہی بہتر ہو تا کہ اس گمراہ فرقہ کے بارے میں کچھ تحریر کیا جاتا، اور اس گمراہ فرقے اور شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ کی دعوت کے درمیان اصول واعتقاد کے اعتبار سے فرق بیان کیا جاتا، اور میرے سوال کا ایک خاص سبب ہے، لیکن میں اسے ذکر کر کے سوال لمبا نہیں کرنا چاہتا، امید ہے کہ مقصود واضح ہو گیا ہو گا۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے ذریعہ اسلام کو فائدہ دے، اور آپ کو دنیا وآخرت میں اسلام سے فائدہ حاصل ہو، اور میرا اور آپ کا خاتمہ بالخیر ہو اور انجام بہتر ہو .

جواب :

الحمد للہ:

اول: سب سے پہلے ہم آپ کی حق پر غیرت ، اور لوگوں کی ہدایت چاہنے کیلئے شکریہ ادا کرتے ہیں، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی حفاظت فرمائے.

ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بہت سارے محققین وریسرچروں نے "خارجی اباضی وہابیت" اور شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی سُنّی سلفی دعوت کے درمیان فرق بیان کیا ہے، اور دونوں جماعتوں کے مابین متعدد اعتبار سے کافی فرق کی وجہ سے انسان نما شیاطین کی دسیسہ کاری اکثر لوگوں پر مخفی نہ رہی، اور وہ فرق مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ دونوں شخصیتیں جُدا ہیں، اباضیت: عبد الوھاب بن رستم کی طرف منسوب ہے، اور دوسری: شیخ محمد بن عبد الوہاب کی طرف، حالانکہ اصل میں یہ نسبت صحیح نہیں ہے کیونکہ شیخ کا نام تو محمد ہے .

۲ - منہج کے اعتبار سے بھی دونوں الگ ہیں: اباضی ایک بدعتی فرقہ ہے، جو نہ نصوص وحی کی تعظیم کرتا ہے اور نہ صحابہ وتابعین کی فہم کے مطابق اسے سمجھتا ہے، جبکہ دوسرا گروہ: اہل سنت والجماعت کے منہج کے مطابق کتاب اللہ اور صحیح سنت پر عمل کرتا ہے۔

۳-دونوں کے اعتقاد بھی مختلف ہیں: پہلا گروہ خارجیوں کا ہے، اور دوسرا سلفیوں کا ہے .

۴۔وقت اور زمانے کے اعتبار سے بھی الگ ہیں: پہلا گروہ دوسری صدی کے آخر یا تیسری صدی کے شروع میں وجود میں آیا، اور دوسرا گروہ: بارہویں صدی ہجری کے آخر میں ظاہر ہوا ہے.!

اسکے ساتھ ساتھ طلباء وعلماء حضرات اس (گروہ) کی حقیقت کے بارے میں ان لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے ہیں جنہیں گمراہ مولویوں اور برے داعیوں نے تلبیس میں ڈال رکھا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صالح بن عبد اللہ العبود –حفظہ اللہ– فرماتے ہیں کہ:

وہابیت: ایک ایسا فرقہ ہے جو دوسری صدی ہجری میں شمالی افریقہ میں عبد الوہاب بن رستم کے ہاتھوں پھیلا، اسے عبد الوہاب کی طرف نسبت کر کے "وہابیت" کہا جاتا ہے، اور اسکے باپ رستم کی طرف نسبت کر کے "رستمی" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ خارجی وہابی فرقہ سے الگ ہے جو اباضی فرقہ میں سے تھا، اور جس کو اسکے مؤسس عبداللہ بن وہب راسبی کی طرف منسوب کر کے "وہبیہ" کہا جاتا ہے،

اور چونکہ اہل مغرب اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے تھے اس لیے انہوں نے اس رستمی وہابی فرقہ سے دشمنی وعداوت کرنا شروع کر دی، کیونکہ اس کے عقائد اہل سنت والجماعت کے خلاف تھے، بلکہ مغرب کے علمائے قدیم جو شیخ محمد بن عبد الوہاب کی پیدائش سے کئی سالوں پہلے وفات پا چکے تھے انہوں نے اس فرقہ کو کافر قرار دیدیا۔

اور جب اللہ تعالی نے محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کو ظاہر کیا تو اس وقت اہل سنت والجماعت کا عقیدہ غربت اختیار کر چکا تھا، آپ رحمہ اللہ نے کتاب وسنت کی روشنی میں اصلاحی دعوت دینا شروع کی تو توحید کے دشمنوں، قبر پرستوں،

خود غرض، لالچی افراد اور خواہشات کے پجاریوں کو یہ دعوت راس نہ آئی اور انہوں نے اس " وہابیت " کی نسبت کو دسیسہ کاری وچالبازی سے محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی سلفی دعوت اور اس دعوت کے معاونین وانصار کی طرف کر دی، اوراس پر وہابیت کا اطلاق کرنے لگے تا کہ اس (دعوت سلفیت) سے لوگ متنفر ہو جائیں، اور اللہ کی راہ سے رک جائیں، اور انہیں اس وہم میں ڈال دیا گیا کہ توحید کی یہ دعوت بدعت پر مبنی ہے اور یہ خارجیوں کا مذہب ہے .

اور عثمانی سیاستدانوں نے بھی اس (باطل) اطلاق کو شیخ محمد کی دعوتِ توحید پر پھیلانا شروع کر دیا، اور لوگوں نے قبر پرستوں، صوفیوں، بدعتیوں ، جاہلوں اور عوام الناس سے یہ چیز حاصل کرلی، اور جب انہیں اس دعوتِ توحید سے جو اللہ کا بندوں پر حق ہے اپنی سلطنت کے بارے میں خطرہ محسوس ہوا، تو اسے تنقید کا ہدف بنالیا-خاص طور پر حرمین شریفین کے علاقہ کا اس دعوت کے انصار ومعاونین کے ماتحت اس دعوت توحید میں داخل ہونے سے -اوراس پر شیخ محمد کے والد کے نام گرامی ''عبدالوہاب'' میں موافقت اس دعوت کی حقیقت سے نابلد لوگوں کو (جھانسے) ڈالنے میں کافی مددگار ثابت ہوئی-

اس سلسلے میں قیمتی بحث ملاحظہ فرمائیں: تصحیح خطا تاریخی حول الوھابیۃ "یعنی تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں" تحریر: ڈاکٹر محمد سعد الشویعر، طبع سوم، سن ۱۴۱۹ھ، الجامعۃ الاسلامیۃ، فہرست شاہ فہد قومی لائبریری).

اور" المراد الشرعی بالجماعۃ واثر تحقیقہ فی اثبات الھویۃ الاسلامیۃ صفحہ (۱۸) .

اور ڈاکٹر محمد بن سعد الشویعر -حفظہ اللہ- کہتے ہیں :

"وہابیت مغرب (مراکش) میں دوسری صدی ہجری سے اس بات سے پہچانی گئی کہ یہ ایک خارجی اباضی فرقہ ہے جو عبد الوہاب بن عبد الرحمن بن رستم خارجی اباضی کی طرف منسوب ہے، جس نے ایک روایت کے مطابق ۱۹۷ھ اور دوسری روایت کے مطابق ۲۰۵ھ میں شمالی افریقہ کے اندر وفات پائی۔ اہل مغرب اس فرقہ اور اس کی آگ سے جل اٹھے، اور علمائے اندلس اور مغرب کے مالکیہ نے اس کے خلاف کفر کا فتوی جاری کردیا، چنانچہ مستشرقین اور یوروپی ممالک کے مفکرین نے اس وقت جن مسلمان ممالک پر قبضہ جمار کھا تھا وہاں نقب زنی کی اور انہیں اس فرقہ میں جس کی شمالی افریقہ اور

علمائے اندلس کے ساتھ سیاہ تاریخ تھی اپنی مراد حاصل ہو گئی۔ چنانچہ مسلمانوں کے مابین نفرت وفساد اور بغض وکینہ پھیلانے کی غرض سے انہوں نے عیوب سے تیار شدہ لباس کو اس سلفی واصلاحی دعوت کو پہنانے کا ارادہ کرلیا، اور وہ دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کی کامیابی یاناکامی میں اپنی کامیابی سمجھتے تھے، میں اس سلسلہ میں چند باتیں اپنی کتاب "وہابیت کے بارے میں ایک تاریخی غلط فہمی کی تصحیح" میں بیان کرچکا ہوں، جو کہ در اصل مغرب اقصیٰ کے بعض علماء کے ساتھ ایک مناظرہ تھا۔

دیکھیں: مجلۃ البحوث الاسلامیۃ(٦٠ / ٢٥٦) میں مقالہ بعنوان" سلیمان بن عبد الوہاب الشیخ المفتری علیہ "

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

" شیخ محمد بن عبد الوہاب-رحمہ اللہ- کی دعوت اعتقاد، محتوی، جگہ، منہج اور شرعی دلیل سے اشتشہاد کے اعتبار سے وہابی رستمی فرقہ سے الگ ہے؛ کیونکہ رستمی خارجی اباضی فرقہ ہے جو اہل سنت والجماعت کے اعتقاد سے اختلاف

رکھتی ہے جیسا کہ شمالی افریقہ اور اندلس میں مالکی علماء کے ہاں اندلس پر انگریز کے تسلط اور آٹھ سو برس تک اسلامی دور حکومت سے قبل معروف تھی، جب کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ اپنی دعوت میں اہل سنت والجماعت کے مذہب سے نہیں نکلتے، اور اپنی ہر رائے کتاب و سنت کی صحیح دلیل سے ثابت کرتے ہیں جو سلف صالحین کی فہم سے مترشح ہوتی ہے جیسا کہ واضح نص اور قیاس ان کی سب کتابوں اور رسائل میں موجود ہے "

دیکھیں: مجلۃ البحوث الاسلامیۃ(٦٠ / ٢٦٤).

(اسی طرح) آپ "وہابیت کے بارے میں ایک تاریخی غلط فہمی کی تصحیح" نامی مقالہ درج ذیل لنک پر دیکھ سکتے ہیں :

" http://www.wahabih.com/3.htm "

دوم :

اباضیوں کے عقائد ہم سوال نمبر (11529) کے جواب میں بیان کر چکے ہیں .

اور سوال نمبر (40147) کے جواب میں ان کے پیچھے نماز کے عدمِ جواز کا تذکرہ کرچکے ہیں.

اور سوال نمبر (66052) کے جواب میں ہم انکی شہادت کے عدم قبولیت اور اہل سنت سے انکی شادی وبیاہ کے عدم جواز کو بیان کرچکے ہیں، اسلئے آپ ان سب کا ضرور مطالعہ فرمائیں.

اسی طرح وہابی کی حقیقت اور ان کی دعوت کے بارے میں جاننے کیلئے سوال نمبر (10867) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور سلفی علماء کا اعتراف نہ کرنے والوں اور انہیں وہابی سے موسوم کرنے والوں کیلئے نصیحت دیکھنے کے سلسلے میں سوال نمبر (12203) کے جواب کا مطالعہ کریں .

اور شیخ جیلانیؒ اور ابن عبد الوہابؒ کی حقیقت جاننے کے لئے سوال نمبر (12932) کے جواب کا مطالعہ کریں .

اور کیا محمد بن عبد الوہابؒ نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا تھا، اور کیا وہ اس کے سقوط کا سبب تھے ؟ اسکی تفصیل کے لیے سوال نمبر (9243) کے جواب کا مطالعہ کریں .

اور" محمد بن عبد الوہابؒ ایک بدنام مصلح " کے بارے میں سوال نمبر (36616) کے جواب کا مطالعہ کریں .

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب